

CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education
Advanced Subsidiary Level and Advanced Level

URDU

8674/04
9686/04

Paper 4 Texts

May/June 2003

2 hours 30 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet. Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in. Write in dark blue or black pen on both sides of the paper. Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer any **three** questions, each on a different text. You must choose one question from Section 1, one from Section 2 and one other.

Write your answers in **Urdu** on the separate answer paper provided.

You should write between 500 and 600 words for each answer.

Dictionaries are not permitted.

You may take unannotated set texts into the examination.

All questions in this paper carry equal marks.

You are advised to divide your time equally between your answers.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.

جواب لکھنے سے پہلے مندرجہ ذیل ہدایات پڑھ لیں۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی مہیا کی گئی ہے تو سرورق پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں۔ اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر ہر جوابی کاپی پر لکھیں۔

صفحات کے دونوں طرف گہرے نیلے یا کالے رنگ کے قلم سے جوابات لکھیں۔

اسٹپلر، پیپر کلپ، ہائی لائٹر، گوند یا کرکشن فلوئید استعمال نہ کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

آپ ایسی نصابی کتابیں کرہ امتحان میں لے جاسکتے ہیں جن پر ہاتھ سے کچھ لکھا ہوا ہو۔

کوئی سے ملین سوالوں کے جواب دیں لیکن ہر سوال کا تعلق مختلف افسانے، ناول یا ڈرامے سے ہونا چاہئے۔ آپ کے لئے پہلے اور دوسرے

حصے سے ایک ایک سوال کا جواب دینا لازمی ہے جبکہ تیسرا سوال کسی بھی حصے سے منتخب کیا جاسکتا ہے۔

اپنے جواب اردو میں لکھیں۔

آپ کا ہر جواب 500 سے 600 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔

اس پر پے میں دیے گئے تمام سوالوں کے مارکس مساوی ہیں۔

امتحان کے آخر میں تمام جوابی کاپیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے نٹھی کر دیں۔

1 PREM CHAND, Shatranj Kay Khilari

۱۔ پریم چند، شطرنج کے کھلاڑی

سوال (الف) اور سوال (ب) میں سے صرف ایک سوال کا جواب لکھیں۔

(الف)

واجد علی شاہ کا زمانہ تھا۔ لکھنؤ عیش و عشرت میں ڈوبا ہوا تھا۔ چھوٹے بڑے غریب امیر سب ہی عیش و مستی میں غرق تھے۔ کوئی رقص و موسیقی کی محفل سجاتا تھا۔ کوئی افیون کی پیگ میں مزے لیتا تھا۔ زندگی کے ہر ایک شعبے میں رنگینی چھائی ہوئی تھی۔ سیاست میں، ادب اور آرٹ میں، مجلسی زندگی میں، صنعت و حرفت میں، باہمی برتاؤ اور لین دین میں، غرض کہ ہر جگہ نفس پرستی اور عیش و عشرت کی چھاپ تھی۔ سرکاری عمدہ دار جنس پرستی میں، شعراء عشق و محبت کے تذکروں میں، کاری گر کلابوں اور چکن بنانے میں، تجارت پیشہ لوگ سرمہ، عطر، مسی اور ایشن کا کاروبار کرنے میں محو تھے۔

سب کی آنکھوں میں عیش و عشرت کی مستی چھائی ہوئی تھی۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اس کی کسی کو خبر نہ تھی۔ بیڑیں لڑ رہی ہیں۔ تیتروں کی لڑائی کے لئے پالی بدی جا رہی ہے، کہیں چوسر بھیجی ہوئی ہے۔ پوبارہ کا شور مچا ہوا ہے، کہیں شطرنج کی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ راجہ سے لے کر بھکاری تک سب اس دھن میں مست تھے، یہاں تک کہ فقیروں کو پیسے ملتے تو وہ روٹیاں خریدنے کی جائے ان پیسوں سے افیون لے کر کھاتے یا دکان پیتے۔

- (i) اس عبارت سے ہمیں لکھنؤ کے حالات کے بارے میں کیا پتہ چلتا ہے؟
- (ii) مرزا سجاد علی اور میر صاحب کی بیویاں ان کے شطرنج کھیلنے سے کیوں ناخوش تھیں؟
- (iii) نواب واجد علی کے انجام کے بارے میں تفصیل سے لکھیے۔

یا

سوال (الف) اور سوال (ب) میں سے صرف ایک سوال کا جواب لکھیں۔

(الف)

یہی تو مشکل تھی۔ کوئی جوڑا اللہ مارا چین سے نہ سلنے پایا۔ جو کلی الٹی کٹ جائے تو جان لو نائن کی لگائی ہوئی بات میں ضرور کوئی لڑنگا لگے گا یا تو دولہا کی کوئی داشتہ نکل آئے گی یا اس کی ماں ٹھوس کڑوں کا لڑنگا باندھے گی۔ جو گوٹ میں کان آجائے تو سمجھ لو یا تو مہر پر بات ٹوٹے گی یا بھرت کے پاؤں کے پٹنگ پر جھگڑا ہو گا۔ چوتھی کے جوڑے کا شگون بڑا نازک ہوتا ہے۔ فی اماں کی ساری مشاقتی اور گھٹ پادھر ارہ جاتا۔ نہ جانے عین وقت پر کیا ہو جاتا کہ دھنیا برا بر بات طول پکڑ جاتی۔ بسم اللہ کے روز سے گھٹ ماں نے جینز جوڑنا شروع کر دیا تھا۔ ذرا اسی کترن بھی پختی تو تیلے دانی یا شیشی کا غلاف سی کر دھتک گو کھر دے سنوار کر رکھ دیتیں۔ لڑکی کا کیا ہے کھیرے کڑی کی طرح بوھتی ہے جو برات آگئی تو یہی سلیقہ کام آئے گا۔

- (i) مصنف نے کیوں لکھا ہے کہ " کوئی جوڑا اللہ مارا چین سے نہ سلنے پایا "۔
- (ii) کبرئی کی ماں کا کردار آپ کو کیسا لگا۔ ان کی شخصیت کے کس پہلو نے آپ کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے؟
- (iii) کبرئی کے گھر والوں کو راحت سے کیا امیدیں تھیں؟

یا

(ب) 'چوتھی کا جوڑا' ہمارے معاشرے میں موجود مسائل کی صحیح تصویر کشی کرتا ہے۔ بحث کیجئے۔

سوال (الف) اور سوال (ب) میں سے صرف ایک سوال کا جواب لکھیں۔

(الف)

بعض پاگل ایسے بھی تھے جو پاگل نہیں تھے۔ ان میں اکثریت ایسے قاتلوں کی تھی جن کے رشتہ داروں نے افسروں کو دے دلا کر پاگل خانے بھیج دیا تھا کہ پھانسی کے پھندے سے بچ جائیں۔ یہ کچھ کچھ سمجھتے تھے کہ ہندوستان کیوں تقسیم ہوا ہے اور یہ پاکستان کیا ہے۔ لیکن صحیح واقعات سے یہ بھی بے خبر تھے۔ اخباروں سے کچھ پتا نہیں چلتا تھا اور پھر سے دار سپاہی ان پڑھ اور جاہل تھے۔ ان کی گفتگو سے بھی وہ کوئی نتیجہ برآمد نہیں کر سکتے تھے۔ ان کو صرف اتنا معلوم تھا کہ ایک آدمی محمد علی جناح ہے جس کو قائد اعظم کہتے ہیں۔ اس نے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ملک بنایا ہے جس کا نام پاکستان ہے۔ یہ کہاں ہے؟ اس کا محل وقوع کیا ہے۔ اس کے متعلق وہ کچھ نہیں جانتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ پاگل خانے میں وہ سب پاگل جن کا دماغ پوری طرح ماؤف نہیں ہوا تھا اس شخصے میں گرفتار تھے کہ وہ پاکستان میں ہیں یا ہندوستان میں۔ اگر ہندوستان میں ہیں تو پاکستان کہاں ہے۔ اگر وہ پاکستان میں ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ کچھ عرصہ پہلے یہیں رہتے ہوئے بھی ہندوستان میں تھے۔

- (i) "بعض پاگل ایسے بھی تھے جو پاگل نہیں تھے"۔ اس بات سے مصنف کا اشارہ کس جانب ہے؟
- (ii) پاگل کس کس مکش میں گرفتار تھے؟
- (iii) پاگل خانے کے ذکر سے مصنف کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے؟

یا

(ب) 'ٹوبہ ٹیک سنگھ' کے مرکزی خیال کے حوالے سے اس افسانے کے بارے میں اپنے خیالات تفصیل سے لکھیے۔

سوال (الف) اور سوال (ب) میں سے صرف ایک سوال کا جواب لکھیں۔

(الف)

بیدی بچوں کو پیٹ بھر روٹی کھلانے کے لئے مجھ سے معمولی کلرک کو اپنی بہت سی ضروریات ترک کرنا پڑتی ہیں اور انہیں جگر تک پہنچتی ہوئی سردی سے چمانے کے لئے خود موٹا جھوٹا پہننا پڑتا ہے۔ یہ گرم کوٹ میں نے پار سال دہلی دروازے سے باہر پرانے کوٹوں کی ایک دکان سے مول لیا تھا۔ کوٹوں کے سوداگر نے پرانے کوٹوں کی سینکڑوں گانٹھیں کسی مرانجا، مرانجا اینڈ کمپنی کراچی سے منگوائی تھیں۔ میرے کوٹ میں نقلی سلک کے استر سے بنی ہوئی اندرونی جیب کے نیچے مرانجا، مرانجا اینڈ کو کالیبل لگا ہوا تھا۔ مگر کوٹ مجھے ملا بہت سستا۔ مہنگا روئے ایک بار، ستاروئے بار بار۔۔۔ اور میرا کوٹ ہمیشہ ہی پھنسا رہتا تھا۔

- (i) عبارت کے حوالے سے افسانے میں غربت کی کیا کیا مشکلات بیان کی گئی ہیں؟
- (ii) شعی اپنے خاوند کو گرم کوٹ کیوں لے کر دینا چاہتی تھی؟
- (iii) " مہنگا روئے ایک بار ستاروئے بار بار " آخر کیوں؟

یا

(ب) بیدی کے افسانوں میں عورت کے کردار کو ایک مرکزیت حاصل ہوتی ہے۔ گرم کوٹ کے حوالے سے تبصرہ کیجئے۔

Section 2

5 MIRZA RUSWA, *Umraao Jan Ada*

۵۔ مرزا رسوا، امرآؤ جان ادا

(الف) مندرجہ ذیل کرداروں میں سے کسی ایک کا تفصیلی جائزہ لیجئے۔
فیض علی
امراؤ جان ادا

یا

(ب) "امراؤ جان ادا" کی کہانی اس دور کے لکھنؤ کے معاشرے کی صحیح ترجمانی کرتی ہے۔ بحث کیجئے۔

[25]

6 NAZIR AHMED, *Mir'aat ul Uroos*

۶۔ نذیر احمد، مراۃ العروس

(الف) اکبری اور اصغری کے کردار کا موازنہ کیجئے۔

یا

(ب) "مراۃ العروس" کس مقصد کے پیش نظر لکھا گیا ہے۔

[25]

(الف) انار کلی یا شہزادہ سلیم کے کرداروں میں سے کسی ایک کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

یا

[25]

(ب) " انار کلی " اردو ڈرامے کا ایک لازوال شہکار ہے۔ بحث کیجئے۔

۸۔ احمد علی ، دہلی کی شام

(الف) " دہلی کی شام " دہلی کی تہذیبی زندگی کی شام ہے۔ بحث کیجئے۔

یا

[25]

(ب) " میر نمل " دہلی کی شام کا سب سے اہم کردار ہے۔ تفصیل سے بحث کیجئے۔

